سوال

اگر نکاح کے بعد ولیمہ نہ کیا جائے تو کیا وہ زنا شمار ہوگا؟ اور اگر لڑکے کے گھر والے نہ مانیں، لڑکا والدین کو بتائے بغیر شادی کر لے تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ولیمہ کیا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو بھی ولیمہ کرنے کا حکم دیتے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَاأَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَاأَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ (صحيح البخاري، النكاح: 5168، صحيح مسلم، النكاح: 1428)

نبی ﷺ نے سیدہ زینب جیسا ولیمہ اپنی بیویوں میں سے کسی کا نہیں کیا۔ ان کا ولیمہ آپ نے ایک بکری ذبح کر کے کیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا:

أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ (صحيح البخاري، البيوع: 2048)

ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو۔

1. لہذا ولیمہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اگر کوئی شخص ولیمہ نہیں کرتا، لیکن نکاح کے ارکان اور شروط پورے ہیں تو اس کا نکاح صحیح ہے، لیکن اس نے ولیمہ نہ کر کے سنت کی خلاف ورزی کی ہے۔

والدین کو بتائے بغیر شادی کرنا:

اگر انسان کسی دین دار اور اچھے اخلاق کی حامل خاتون سے شادی کرنا چاہتا ہے تو والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بیٹے کو ایسی لڑکی سے شادی کرنے کی اجازت دیں، اگر وہ شادی کی اجازت نہیں دیتے تو کوئی شرعی اور معقول وجہ بتائیں تاکہ بیٹا بھی مطمئن ہو۔

اگر بغیر کسی شرعی عذر یا معقول وجہ کے والدین اپنے بیٹے کو دین دار اور اچھے اخلاق والی عورت سے شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتے تو اس سے بیٹے کے دل میں والدین کے بارے میں نفرت جنم لیتی ہے، وہ سمجھے گا کہ والدین اس کی آزادی چھین رہے ہیں، اس کے باغی ہونے کا خدشہ بھی ہے، اس لیے والدین کو اپنی اولاد کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے اور ان کے لیے وہی پسند کرنا چاہیے جو وہ اپنے لیے پسند کرتے ہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ، حَتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہِ (صحیح البخاري، الإیمان: 13، صحیح مسلم، الإیمان: 45)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

1. انسان کو چاہیے کہ دین دار اور اچھے اخلاق کی حامل خاتون سے شادی کرنے کے لیے اپنے والدین کو راضی کرنے کی کوشش کرے، خاندان کے دیگر رشتے داروں کو بھی اس معاملے میں مداخلت کرنے اور والدین سے بات کرنے پر آمادہ کرے تاکہ والدین بھی راضی ہو جائیں، اور شادی بھی ہو سکے۔

2. اگر ہر ممکن کوشش کے باوجود والدین راضی نہ ہوں اور انسان کے دل میں اس عورت کی محبت پیدا ہو چکی ہو اور وہ صبر بھی نہ کر سکتا ہو تو اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ وہ عورت سے شادی کر لے، ممکن ہے کہ والدین شادی کے بعد راضی ہو جائیں، اور ناراضگی ختم ہو جائے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بن محمد بلال